وقـــائع

ڈاکٹر محمد سعود مرحوم

۲۰ مئی ۱۹۸۷ء مطابق ۲۲ رمضان المبارک کو ادارہ تحقیقات اسلامی کے محققین اپنے دیرینہ، مخلص اور قابل قدر رفیق جناب ڈاکٹر محمد سعود کی رفاقت سے محروم ہو گئے ۔ ڈاکٹر محمد سعود مرحوم یوں تو ایک مدت سے مختلف امراض کے حملوں کی زد میں تھے، لیکن جسمانی کمزوری ان کے حوصلوں کو پست کرنے میں ہمیشہ ناکام رہی ۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے مفر نہیں ، مگر یہ کبھی وہم و گمان میں بھی نہ آیا تھا کہ ڈاکٹر سعود اس قدر جلد داغ مفارقت دے جائیں گے ۔

ڈاکٹر سعود ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ملیرکوٹلہ اسٹیٹ (مشرقی پنجاب) میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، قیام پاکستان کے وقت ان کا خاندان ھجرت کرکے پاکستان آیا اور بہاول پور میں مستقل سکونت اختیار کر لی ۔ اس خاندان کو اپنے علمی تفوّق کے سبب بہاول پور میں ہمیشہ عزت و احترام اور قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ۔ جامعہ عباسیہ اور بعدازاں جامعہ اسلامیہ کے بزرگ اساتذہ ، مولانا محمد فاروق صاحب، مولانا محمد احمد صاحب اور مولانا اسرار احمد صاحب کا تعلق اسی خاندان سے ہے ۔ خود ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد گرامی مولانا شفیق احمد صاحب بھی بہاول پور کی جانی پہچانی علمی شخصیت تھے ۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم

علمی اعتبار سے ایک منفرد حیثیت رکھتے تھے، انھوں نے ایک طرف تو اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جامعہ عباسیہ سے فاضل کا امتحان پاس کرکے دینی علوم میں دسترس حاصل کی، اور دوسری طرف جامعہ کراچی سے کیمسٹری میں ایم اے اور بعد ازاں History and Philosphy of Science کے شعبہ میں گراں قدر علمی مقالہ پیش کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ڈاکٹر صاحب ستمبر ۱۹۶۱ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ ہوئے اور تادم مرگ اسی ادارہ کے ساتھ ان کی وابستگی رہی۔ وہ ادارہ میں ریڈر (ایسوسی ایٹ پروفیسر) اور ,, شعبۂ تاریخ و فلسفہ سائنس،، کے صدر تھے۔ اپنے بے شمار دیگر علمی مقالات و مضامین کے علاوہ انھوں نے دو نہایت مفید علمی کتابیں مرتب فرمائیں،

(1) Scientific Method of Ibn al Haitham.

(2) Islam and Evolution of Science.

اول الذکر کتاب مرحوم نے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کے طور پر پیش کی۔ ادارہ نے جامعہ کراچی سے اس کی طباعت کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ عنقریب یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوکر سامنے آجائے گی۔ (انشاء اللہ) مرحوم کی دوسری کتاب ان کی وفات سے کچھ ہی عرصہ قبل ادارہ سے شائع ہوئی. مرحوم نے اس کا اردو ترجمہ بھی مکمل کر لیا تھا، جس کی اشاعت ادارے کے آئندہ پروگرام میں شامل ہے۔

۱۹۸۲ء میں ڈاکٹر سعود مرحوم کو فکرونظر کی ادارتی ذمہ داریاں سونپی گئیں اور وہ کم و بیش اڑھائی سال تک یہ اضافی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران نائب مدیر کی حیثیت سے راقم کو

ان کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا ۔ انھوں نے اپنے مخصوص اسلوب میں فکرونظر کیلئے نہایت طویل ادارتی نوٹ لکھے ، جنہیں دوسرے جرائد و رسائل نے اپنے صفحات میں مکرر شائع کیا ۔ ڈاکٹر سعود فن تقریر میں بھی ایک خاص مہارت رکھتے تھے، علمی اور ادبی تقاریب کے علاوہ ، ریڈیو اور ٹی وی پر بھی انھوں نے مختلف موضوعات کے تحت بے شمار تقاریر کیں ۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کے رفقاء ان کی وفات پر بے حد غمگین ھیں، اور اللہ رب العزّت کے حضور دست بدعا ھیں کہ وہ مرحوم کو اعلی علیین میں جگہ دے ۔ آمین ۔

مولانا محمد حنیف ندوی

ملک کے ممتاز عالم دین اور محقق جناب مولانا محمد حنیف ندوی (ولادت : ۱۰ جون ۱۹۰۸ء) کی وفات (۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء) سے میدان تحقیق ایک اور قابل فخر محقق سے محروم ہو گیا ۔ مولانا مرحوم کی زندگی کا ھر ھر لمحہ علم وتحقیق اور تصنیف وتالیف میں صرف ہوا۔مرحوم ان چندِ ممتاز علماء میں سے تھے جنھیں تمام مکاتب فکر میں یکساں طور پر عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۔ مولانا کی زندگی کے آخری ایام کا ایک طویل حصہ ادارہ ثقافت اسلامیہ سے وابستگی میں بسر ہوا ۔ المعارف میں ان کے ٹھوس علمی مضامین اس علمی مجلہ کی روح کی حیثیت رکھتے تھے ۔ مولانا کے افکار و خیالات سے اختلاف تو ممکن ہے مگر ان کے تفحّص، تبحّرِ علمی اور پر زور دلائل سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ بے شمار علمی مقالات و خطبات کے علاوہ مولانا مرحوم کی بہت سی تالیفات کو بھی اھل علم کے ھاں بہت بلند مقام حاصل ہے ۔ ان میں مطالعہ حدیث، اساسیات اسلام، مسئلہ اجتہاد، سرگذشت غزالی ، عقلیات

ابن تیمیه ، افکار غزالی ، اور افکار ابن خلدون خاص طور پر قابل ذکر هیں ۔

مولانا ,, لسان القرآن،، کے نام سے ایک لغت مرتب فرما رہے تھے جس کی صرف دو جلدیں مکمل هو سکیں اور اداره ثقافت اسلامیه سے شائع کی گئیں ۔ ,, سراج البیان،، کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی جس کے متعدد ایڈیشن طبع هو چکے هیں ۔

اداره تحقیقات اسلامی مولانا کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانهٗ، مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے، آمین ۔